لگ بھگ خطوط کو ضروری تکمیل کے بعد شائع کیا جارہا ہے جو ۵۰ اور ۶۰ کی دہائی میں لکھے گئے ہیں۔ بہت مناسب ہوتا اگر ان سوالات پر مبنی خطوط بھی ہمیں میسر آجاتے جو مولانا عبد الغفار حسن نے بصورتِ سوال انہیں تحریر کئے تھے۔ اس کے باوجود ان مکاتیب کی اہمیت اہل علم پر مخفی نہیں۔ اس ارمغانِ علمی کے عطا کرنے پر ادارہ اور قارئین محدث مولانا عبد الغفار حسن کے شکر گزار ہیں۔ ادارہ اس نوعیت کے دیگر مکاتیب کو بھی خوش آمدید کہے گا۔ (حسن مدنی)

مولانا عبیداللہ رحمانی کے خطوط [مولانا عبد الغفار حسن کے نام]

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنام: مولانا عبد الغفار حسن دفتر جماعت اسلامی، ڈھوڈی سٹریٹ، میانہ پورہ، سیالکوٹ، پاک پنجاب

عبیداللہ رحمانی از مبارک پور

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رجسٹرڈ لفافہ مل گیا۔ مسودہ دربارہ عدمِ توریث یتیم حفید [یتیم پوتا کو وراثت نہیں ملے گی] اور خط دونوں محفوظ مل گئے۔ ایک سال تک سلسلہ مُراسلت منقطع رہنے سے بلاشبہ تکلیف ہوئی۔ کبھی کبھار ایک آدھ خط آ گیا ہوتا تو اتنی وحشت نہ ہوتی۔ پچھلے دنوں مولوی احسن صاحب اصلاحی مکان آئے تھے تو عندالملاقات ان سے آپ کی خیریت دریافت کی تھی۔ معلوم ہوا کہ وہ اور آپ دونوں صاحبان راولپنڈی کی تربیت گاہ میں ایک ماہ تک ایک ساتھ کام کرتے رہے۔ اسلم [حافظ اسلم جیراج پوری] کے رسالہ 'محجوب الارث' کی اشاعت کے بعد حضرت مولانا [عبدالرحمٰن] مبارکپوریؒ کا جواب 'ترجمان القرآن' میں شائع کیا جانا بہت مناسب ہوگا۔ ترتیب اس سے بہتر ہوجائے تو اچھی بات ہے۔ لیکن اضافہ کس نوعیت کا ہوگا؟

میں نے اپنے کسی خط میں بہ تفصیل آپ کو لکھا تھا کہ اسلم کے رسالہ کا یہ جواب بغرضِ اشاعت دفتر 'معارف' میں خود حضرت مولانا نے بھیجا تھا لیکن اپنے نام سے نہیں بلکہ اپنے بھتیجے اصغر صاحب کے نام سے۔ مدیر معارف نے یہ جواب قبل اشاعت کے، اسلم کے پاس بھیج دیا۔ اسلم نے اس جواب کے حاشیہ پر بطورِ جواب الجواب کے کئی جگہ نوٹ لکھ کر دفتر 'معارف' میں بھیج دیا اور مدیر معارف نے وہ جواب مولانا کو واپس کر دیا۔ پھر حضرت مولانا نے ان نوٹوں اور ریمارکوں کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ ان کی وفات کے بعد مولانا محمد بشیر نے مسودہ کو صاف کیا اور اسلم کے ریمارکوں کے جوابات پھر لکھے گئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اسلم کی کتاب الوراثۃ فی الاسلام کا جواب بھی عربی میں لکھا ......صاحب موصوف مئو میں مقیم ہیں۔ اب ان سے مل کر ہی اس کے متعلق بات چیت کرکے آپ کو اس کے بارے میں جواب دے سکوں گا۔ بقیہ اُمور کا جواب پھر آئندہ تحریر کروں گا، اس وقت عجلت میں ہوں۔

مولانا نذیر احمد صاحب بنارس میں بخیریت ہیں۔ وہاں امین صاحب مکان پر آئے ہوئے ہیں اور جلدی واپس مالیر کوٹلہ ہوں گے۔

عبیداللہ رحمانی ۷؍اگست ۱۹۵۲ء

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنام مولانا عبدالغفار حسن رحمانی

عبیداللہ رحمانی از مبارک پور

مکرمی ومحترم جناب مولوی صاحب زید علمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمدللہ! یوں بخیریت ہوں، لیکن معدہ اور آنتوں کی کمزوری کی وجہ سے جسمانی لاغری اور دماغی کمزوری بڑھتی ہی جارہی ہے۔ بسا اوقات یہ خیال ہوتا ہے کہ اب زندگی کے ایام بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ آپ جیسے مخلصین کی دعا کی بڑی ضرورت ہے۔ دہلی سے واپسی کے بعد معلوم ہوا کہ آپ ان دنوں مالیر کوٹلہ میں موجود تھے۔ ملاقات سے محرومی پر بڑا افسوس ہوا۔ مولانا نذیر احمد صاحب بنارس میں ہیں اور بعافیت ہیں، الحمدللہ ان کی صحت اچھی ہے۔

① شرح مشکوٰۃ 'کتاب الزکوٰۃ' ہورہی ہے۔ مولانا عطاء اللہ حنیف نے لکھا ہے کہ ......۱۹۷۴ء کے پس وپیش اس کی کتابت شروع کراسکیں گے۔ خدا کرے میری زندگی میں طبع ہوجائے اور شرفِ قبول حاصل کرے۔

② بلاشبہ دورانِ تعلیم حضرت مولانا مبارکپوریؒ سے اِجازہ حاصل کرنے کا بڑا اچھا موقع تھا۔ میرے خیال میں ترمذی کا امتحانِ محض، جامع ترمذی میں ان کو اپنا استاذ یا شیخ کہنے کے لئے کافی نہیں ہے لیکن اس امتحان کے ساتھ عام مذاکرہ، علمی صحبت اور استفادہ کی وجہ سے آپ ان کو اپنا شیخ کہہ سکتے ہیں۔

③ یتیم پوتے سے متعلق نعیم صدیقی صاحب کا مضمون اب تک نظر سے نہیں گزر سکا۔ 'ترجمان القرآن' ادھر سرائے میر سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے اور وہاں پہنچنے کا موقع نہیں مل سکا۔

④ اُصولِ حدیث کے سلسلے میں کتبِ ذیل کا مطالعہ مفید ہوگا: توجيه النظر للجزائری، شرح ألفية الحديث للسخاوي، تدريب الراوي للسيوطی، مقدمة فتح الملهم.

⑤ رضاعت کی صورت مذکورہ میں خالد کی لڑکی فاطمہ کا نکاح زید کے ساتھ باتفاقِ ائمہ اربعہ ناجائز ہے۔ یہ سوال مع تفصیلی جواب کے 'مصباح' بابت ماہ جنوری ۱۹۵۵ء میں شائع ہوگیا ہے۔ منگوا کر ضرور ملاحظہ کریں۔ ان شاء اللہ پوری تشفی ہوجائے گی۔ 'مصباح' آپ کے نام جاری ہے

⑥ اتقوا مواقع التهم حدیثِ مرفوع نہیں ہے کما سیأتی. میرے پاس کتابیں اولاً ناکافی ہیں اور جو موجود ہیں ان سب میں تلاش کرنے کو بھی کافی وقت کی ضرورت ہے اور یہاں اسی کا قحط ہے۔ کتب موضوعات میں ذیل کے فقرے موجود ہیں:

"من سلک مسالک التهم اتُّهِمَ" أخرجه الخرائطي بلفظ "من أقام نفسه مقام التهم فلا يلومن من أساء الظن به" (تذکرۃ الموضوعات ص۲۰۴ از محمد طاہر الفتنی صاحب مجمع البحار)

حدیث "من سلک مسالک التهم اتُّهِمَ" رواه الخرائطي عن عمر من قوله بلفظ "من أقام نفسه مقام التهم فلا يلومن من أساء الظن به" (تمييز الطيب من الخبيث ص ۲۰۷، فما يدور على الألسنة من الاحاديث لابن الديبع الشيباني)

حدیث اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهُمِ هومعنى قول عمر "مَنْ سَلَکَ مَسَالِکَ التُّهم اتّهم" رواه الخرائطي في 'مكارم الاخلاق' بلفظ "من أقام نفسه مقام التهم فلا يلومن من أساء الظن به" (موضوعات ملا علی قاری، ص۱۶) معلوم ہوا کہ جملہ مسئولہ حدیثِ نبوی نہیں ہے۔

⑦ "الناس على دين ملوكهم" بھی حدیثِ نبوی نہیں ہے۔

قال في المقاصد الحسنة لا أعرفه حديثا (الفوائد المجموعة للشوكاني ص۷۱)

"الناس بزمانهم أشبه منهم بآبائهم" من قول عمر رضى الله عنه وحديث "الناس على دين ملوكهم" لا أعرفه حديثا وهو قريب مما قبله ويتأيّد بما في الطبراني مرفوعا "إن لكل زمان ملكا يبعثه الله على نحو قلوب أهله فإذا أراد إصلاحهم بعث إليهم مُصلِحا وإذا أراد هلكتهم بعث فيهم مُترفيهم" (تذكرة الموضوعات للفتنى ص۲۸۳)

حديث "الناس على دين مليكهم اوملوكهم" قال السخاوي لا أعرفه حديثا وهو قريب من حديث "الناس بزمانهم أشبه منهم بآبائهم" قيل إنه من كلام عمرؓ وقيل إنه قول علي رضى الله عنه وهو الأشهر الأظهر. (موضوعات از ملا علی قاری ص۷۶)

حديث" الناس بزمانهم أشبه منهم بآباء هم" قال العريقيني إنه من قول عمر بن الخطاب رضى الله عنه

حديث" الناس على دين مليكهم" قال شيخنا (السخاوي فى المقاصد الحسنة) لا أعرفه حديثا وهو قريب مما قبله (تمييز الطيب ص۲۲۳)

⑧ تحریق احادیث کا واقعہ ابن سعدؒ نے طبقات میں قاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق سے روایت کیا